اوصافِ مُرسلین

برکت اے خاں

CamScanner

خُداوند یسُوع مسیح جو حقیقی محسنِ انسانیّت اور خُدا
کی صُورت ہے۔ اُس کا فرمانِ الٰہی یہ ہے کہ

"جس نے مجھے دیکھا اُس نے (خُدا) باپ کو دیکھا"
"مَیں اور باپ ایک ہیں"

یعنی عالمِ توحیدِ الٰہی میں باپ، بیٹا اور رُوحُ القُدس واحد لامحدود خُدا ہیں۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو منصبِ رسالت اور اوصافِ رسالت کے تمام اعلیٰ ترین کمالات بھی عطا کیے۔ تاکہ وہ اُس کی الٰہی انجیلی شخصیت کی اور اُس کے انجیلی کلامِ الٰہی کی ساری دُنیا اور ساری قوموں اور ساری خلق کے سامنے ہر جگہ منادی کریں اور گواہی دیں۔

"تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے
ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"

برکت اے خان

اوصافِ مُرسلین

خُدا تعالیٰ خالقِ کائنات اور ربُّ العالمین ہے وُہی خُدائے واحد حمد و تعریف اور عزت و تعظیم اور ستائش کے لائق ہے۔ وہ قادرِ مطلق خُدا ہے۔ (زبُور ۹۱: ۱) خُدا ازلی ہے (زبُور ۹۳: ۱) توریت شریف میں لکھا ہے کہ:۔
"جو کوئی واحد خُداوند کو چھوڑ کر کسی اور معبُود کے آگے قربانی چڑھائے وہ بالکل نابُود کر دیا جائے" (خرُوج ۲۲: ۲۰)
فرمایا:۔ "مَیں ہی اوّل اور مَیں ہی آخر ہُوں اور میرے سوا کوئی خُدا نہیں" (یسعیاہ ۴۴: ۶)
فرمایا:۔ مَیں خُداوند سب کا خالق ہُوں، مَیں ہی اکیلا آسمان کو تاننے اور زمین کو بچھانے والا ہوں، کون میرا شریک ہے؟ (یسعیاہ ۴۴: ۲۴)
مَیں ہی روشنی کا مُوجد اور تاریکی کا خالق ہُوں" (یسعیاہ ۴۵: ۷)
توریت شریف زبُور شریف اور تمام صحائفُ الانبیاء اور انجیلِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ واحد خُداوند ہے، پڑھیئے:۔
(خرُوج ۲۲: ۲۰ اِستثنا ۶: ۴ زبُور ۸۶: ۱۰ انجیل یُوحنا ۵: ۴۴ و ۱۷: ۳)
لکھا ہے کہ خُدا تعالیٰ اِلٰہ (اللہ) ہے (پیدائش ۳۳: ۲۰، اِستثنا ۱۰: ۱۷ زبُور ۸۲: ۶ حزقی ایل کی کتاب میں ۶ دفعہ اِلٰہ یعنی اللہ کا لفظ آیا ہے۔

خداتعالیٰ ربّ العالمین ہے (میکاہ ۴:۱۳) (زکریاہ ۴:۱۴) خُداتعالیٰ الحیّ القیّوم ہے۔ (دانی ایل ۱۲:۷) خُدا رُوح ہے (یُوحنا ۴:۲۴) خُدا نور ہے (۱۔یُوحنا ۱:۵) لیکن سب سے بڑی اور عظیم بات یہ ہے کہ "خُدا محبت ہے"۔ اور وہ لازوال پدرانہ محبّت کے جلال میں ہمارا آسمانی باپ ہے (۱۔یُوحنا ۴:۸ متی ۶:۹) اور مسیح خُداوند ازلی محبوبِ خُدا ہے۔ اور عالمِ توحید میں باپ، بیٹا اور رُوح القدس واحد خُدا ہے۔ خُداتعالےٰ کے پیارے بیٹے نے فرمایا:-

"مَیں اور باپ ایک ہیں" "جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا"۔ "مَیں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں ہے"۔

جس دن سے خُداتعالیٰ نے آسمان و زمین اور کُل کائناتِ عالم کی ہر شے کو خلق کیا اور ابُوالبشر آدم کو مٹی سے بنایا اُس دن سے خُداتعالیٰ نے بذریعہ الہام و کلام بنی نوعِ انسان کی ہدایت و رہنمائی کے سامان پیدا کر دیئے۔ خُدا اور انسان کے درمیان مافی الضمیر کے اظہار اور افہام و تفہیم کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ابُوالبشر بزرگ آدم کو اشرف المخلوقات بنایا بلکہ بعض صفات میں بقدرِ ظرفِ انسانی اُسے اپنی صورت اور شبیہ کی مانند بنایا اور رُوح القدس کی تحریک سے نسلِ آدم کے خاص خاص بندگانِ خُدا کو اوصافِ رسالت و نبوّت کا اعلےٰ مقام بھی بخشا اور اُن کے وسیلہ سے کلامِ الٰہی نازل فرمایا چنانچہ بائبل مُقدّس جو ۶۶ الہامی آسمانی کتابوں کا مجموعہ ہے جسکو ہمارے مُرسلین اور انبیاء کرام نے رُوح القدس کی تحریک

سے قلمبند کیا تھا اِس آسمانی کتابِ مُقدّس نے ساری دُنیا کو خدائے واحد کی تعلیم اور تصوّر دیا تھا۔ گویا خداوند کی کتابِ مُقدّس ہی ایک ایسی واحد آسمانی کتاب ہے جس نے سب سے پہلے ساری دُنیا کو خُدائے واحد اور توحیدِ الٰہی کا تصوّر دیا تھا اور خُدائے واحد کی عبادت و پرستش کا سبق سکھایا تھا۔ اِسلئے دُنیا میں عقیدہ توحیدِ الٰہی کے تمام دعویدار ہمارے خداوند کی کتابِ مُقدّس کے مقروض ہیں۔ یسعیاہ نبی نے کتابِ مُقدّس کو خُداوند کی کتاب کا نام دیا ہے۔ (یسعیاہ ۳۴:۱۶)

صرف خداوند کی کتابِ مُقدّس کی روشنی میں ہم خُدائے واحد کے پرستاروں اور فرضی خدائے واحد کے پرستاروں میں امتیاز کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک مسلّمہ اصُولی بات ہے کہ خداوند کی کتابِ مُقدّس کے پیش کردہ علمِ الٰہیات کے اصُولوں اور فلسفۂ تعلیم کے خلاف تعلیم دینے والے اصحاب خداوند کی کتابِ مُقدّس کے خُدائے واحد کے حقیقی پرستار نہیں ہو سکتے

چنانچہ خداوند کی کتابِ مُقدّس ہی ایک ایسی ابدی الہامی زندہ آسمانی کتاب ہے جسکی روشنی میں ہمیں حقیقی اور برحق مُرسلین اور انبیاء کرام کی پہچان حاصل ہو سکتی ہے اور حقیقی برحق اور جھُوٹے دروغ گو انبیاء مُرسلین میں امتیاز کر سکتے ہیں کیونکہ خداوند کی کتابِ مُقدّس میں برحق مُرسلین اور انبیاء کرام کے اوصاف اور خوُبیاں بڑے واضح الفاظ میں موجود ہیں چنانچہ خداوند کی کتابِ مُقدّس کے پیش کردہ علمِ الٰہیات کے اصُولوں اور شرعی احکام اور فلسفۂ تعلیم کے خلاف تعلیم دینے

والے اصحاب مِن جانبِ اللہ برحق مُرسلین اور برحق انبیاء ثابت نہیں ہو سکتے ۔یرمیاہ نبی نے جھُوٹے نبیوں کی نبوّت کی بابت لکھا ہے کہ

"دیکھ مَیں اُن نبیوں کا مخالف ہُوں خداوند فرماتا ہے جو ایک دوسرے سے میری باتیں چُراتے ہیں دیکھ مَیں اُنکا مخالف ہُوں خداوند فرماتا ہے جو اپنی زبان کو استعمال کرتے اور کہتے ہیں کہ خُدا فرماتا ہے ۔خداوند فرماتا ہے دیکھ مَیں اُن کا مخالف ہُوں جو جھُوٹے خوابوں کو نبوّت کہتے اور بیان کرتے ہیں اور اپنی جھُوٹی باتوں سے اور لافزنی سے میرے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں لیکن مَیں نے نہ اُنکو بھیجا نہ حکم دیا اِسلئے ان لوگوں کو اُن سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا خداوند فرماتا ہے اور جب یہ لوگ یا نبی یا کاہن تجھ سے پُوچھیں کہ خداوند کیطرف سے بارِ نبوّت کیا ہے ؟ تب تو اُن سے کہنا کونسا بارِ نبوّت ! خداوند فرماتا ہے مَیں تم کو پھینک دُونگا اور نبی اور کاہن اور لوگوں میں سے جو کوئی کہے خداوند کیطرف سے بارِ نبوّت مَیں اُس شخص کو اور اُس کے گھرانے کو سزا دُوں گا۔" (یرمیاہ ۲۳: ۳۰ تا ۳۴)

مُقدس پطرس رسُول نے اپنے ایک خط میں لکھا ہے :- ۲-پطرس ۱: ۲۱

"کیونکہ نبوّت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی رُوحُ القدُس کی تحریک کے سبب سے خدا کیطرف سے بولتے تھے ۔" چنانچہ خداوند یسُوع مسیح ابنُ اللہ نے اپنے مصلُوب و مقتول ہونے اور پھر مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور صعُودِ آسمانی سے پیشتر

اپنے شاگردوں کی رسالت کا اعلان فرمایا تھا اور اپنی اِنجیلی شخصیت اور اپنے انجیلی کلام الٰہی کی ساری قوموں اور ساری دنیا اور ساری خلق کے سامنے گواہی منادی اور اشاعتِ انجیل کے لئے اُنکو رسُول کا لقب دیا تھا (لُوقا ۶: ۱۳) لکھا ہے کہ

"پھر اُس نے اُن بارہ[۱۲] کو بُلا کر اُنہیں سب بدرُوحوں پر اختیار بخشا اور بیماریوں کو دُور کرنے کی قدرت دی" (لوقا ۹: ۱)

"ان باتوں کے بعد خداوند نے ستّر آدمی مقرر کئے ...... کہ وہاں کے بیماروں کو اچھا کرو" (لوقا ۱۰: ۱، ۹)

"وہ ستّر خوش ہو کر پھر آتے اور کہنے لگے اے خداوند تیرے نام سے بدرُوحیں بھی ہمارے طابع ہیں ۔ لوقا ۱۰: ۱۷

خداوند یسُوع مسیح نے اپنے اِنجیلی کلامِ الٰہی کے الہام کی بابت اپنے اِنجیلی رسُولوں کو فرمایا :-

مَیں نے یہ (انجیلی) باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار یعنی رُوحُ القدُس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وُہی تمہیں سب (انجیلی) باتیں سکھائے گا اور جو کچھ مَیں نے تم سے کہا ہے وہ سب (انجیلی کلامِ الٰہی) تمہیں یاد دلائے گا۔"

(یوحنا ۱۴: ۲۵ - ۲۶)

یعنی انجیلی کلام الٰہی کی منادی کرنے اور اُسے احاطۂ تحریر میں لانے کے لئے رُوحُ القدُس کی تحریک سے تمہیں الہامِ الٰہی اور الٰہی مکاشفہ

حاصل ہوگا چنانچہ اِنجیلی رسُولوں نے نہ صرف خُداوند یسُوع مسیح کے ساتھ ساتھ رہ کر اُس کی اِنجیلی شخصیت کی عظمت قدرت جلال اور اختیار کو بغور دیکھا اور اُس کے مؤثر انجیلی کلامِ الٰہی کو بغور سُنا بلکہ مُہرِ رسالت اور الہامِ الٰہی کے لئے اُن پر رُوحُ القُدس کے نزول کا وعدہ بھی برحق ثابت ہُوا۔ مسیح خُداوند کی ہر بات لازوال سچائی پر مبنی ہے۔ لکھا ہے کہ :—

"جب عیدِ پنتکُست کا دِن آیا تو وہ سب (رسُول) ایک جگہ جمع تھے کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا اور اُنہیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں سے ہر ایک پر آٹھہریں اور وہ سب رُوحُ القُدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی" (اعمال ۲:۱-۴)

اُسی روز جب یروشلیم شہر میں رسُولوں پر رُوحُ القُدس نازل ہُوا تو ہزارہا غیر ملکی لوگوں کی ایک بھیڑ جمع ہو گئی اور مُقدّس پطرس رسُول نے اُن لوگوں میں دُنیا کے نجات دہندہ زندہ خداوند یسُوع مسیح مصلُوب کی منادی شروع کر دی۔

"اور اسی روز تین ہزار آدمیوں کے قریب اُن میں مل گئے"

(اعمال ۲:۴۱)

"اور رسُولوں کے ہاتھوں سے بہت سے نشان اور عجیب کام لوگوں میں ظاہر ہوتے تھے" (اعمال ۵:۱۲) معجزات فلپُّس (اعمال ۸:۶-۸، ۱۳)

یعنی خُداوند یسُوع مسیح کے افضل رسُولوں کے ہاتھوں بکثرت عجیب عجیب معجزے ظہور میں آئے مُقدّس پطرس رسُول کے ہاتھوں بیماروں کو شفا اور جنم کے لنگڑوں کو خُداوند یسُوع مسیح کے نام پر چلنے پھرنے کی طاقت ملی (اعمال ۳:۱-۱۰)

"اور ایمان لانے والے مرد و عورت خداوند کی کلیسیا میں اور بھی کثرت سے آملے یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑک پر لا لا کر چارپائیوں اور کھٹولوں میں لٹا دیتے تھے تاکہ جب پطرس آئے تو اُس کا سایہ ہی اُن میں سے کسی پر پڑ جائے اور یروشلیم کی چاروں طرف کے شہروں سے بھی لوگ بیماروں اور ناپاک رُوحوں کے ستائے ہُوؤں کو لا کر کثرت سے جمع ہوتے تھے اور وہ سب اچھے کر دیئے جاتے تھے" (اعمال ۵:۱۴-۱۶)

خُداوند یسُوع کے نام پر مُقدّس پطرس رسُول نے لُدّہ کے اینیاس نام ایک مفلُوج کو شفا دی اور یافا میں ایک مُردہ عورت بنام تبیتا کو زندہ کر دیا۔ (اعمال ۹:۳۲-۴۰)

"اور خُدا پولُس کے ہاتھوں سے خاص خاص معجزے دکھاتا تھا یہاں تک کہ رُومال اور پٹکے اُس کے بدن سے چھُوا کر بیماروں پر ڈالے جاتے تھے اور اُن کی بیماریاں جاتی رہتی تھیں اور بُری رُوحیں

اُن میں سے نکل جاتی تھیں۔" (اعمال ۱۹: ۱۱-۱۲)
مُقدّس پولُس رسُول نے ایک جنم کے لنگڑے کو شفا دی۔ (اعمال ۱۴: ۸ تا ۱۰) یُوتخُس نام ایک جوان کو جو تیسری منزل سے رات کے وقت گر پڑا تھا اور جب اُٹھایا گیا تو مُردہ تھا اُسکو زندہ کیا (اعمال ۲۰: ۹-۱۲) مُقدّس پولُس رسُول نے خداوند یسُوع مسیح کے رسُولوں کو افضل رُسل کا نام دیا ہے اور اپنی رسالت کے اوصاف میں یُوں لکھا ہے:-

"کہ مَیں اُن افضل رسُولوں سے کسی بات میں کم نہیں اگرچہ کچھ نہیں ہُوں۔ رسُول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیب کاموں اور معجزوں کے وسیلہ سے تمہارے درمیان ظاہر ہُوئیں" (۲-کرنتھیوں ۱۲: ۱۱-۱۲)

بعض انجیلی رسُول انجیلِ مُقدّس کی منادی کی وجہ سے آگ میں ڈالے گئے بعض درندوں کے آگے ڈالے گئے اُن پر لعن طعن کیا گیا بعض سنگسار و قتل کئے گئے بعض مصلوب کئے گئے۔ مُقدّس ستفنُس یروشلیم شہر میں سب سے پہلے سنگسار کئے گئے۔ مُقدّس برتلمائی رسُول کی جلد کھینچی گئی۔ مُقدّس یعقوب رسُول کو قتل کر دیا گیا۔ مقدّس مرقس رسُول کو سکندریہ میں مار دیا گیا۔ رُوما شہر میں مُقدّس پطرس رسُول کو اُلٹا مصلوب کر کے شہید کیا گیا۔ رُوما میں مُقدّس پولُس رسُول کی گردن کلہاڑی سے کاٹ دی گئی۔ اسی طرح قریبًا سب کے سب

رسُول غیر قوموں اور رُومیوں اور یہُودیوں کے ہاتھوں قتل کئے گئے اور اُنہوں نے شہادت کا عظیم اور اعلیٰ ترین مقام حاصل کیا۔ اور اپنے نجی "مسیح خداوند کے پاس ابدی آرام میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ وہ حق پرست حقیقی اور افضل رسُول تھے۔ چنانچہ اُن مُقدّس شہیدوں کا خُون رُوئے زمین پر کلیسا کی توسیع و ترقی کا بیش قیمت بیج ثابت ہُوا۔ مسیحی مُقدّسین کی اذیتوں کا احوال پڑھیں وسورۃ کہف ۹ تا ۲۵ آیتا)
حکیم اُلاُمّت مولنا اشرف علی صاحب تھانوی مترجم قرآن مجید نے سورۃ کہف کے ترجمہ کے ساتھ حاشیہ میں مسیحیوں کی ایذارسانی کا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ کیونکہ سورہ کہف محض مسیحیوں کی ایذارسانی کا حال بیان کرنے کی خاطر لکھی گئی ہے۔ کیونکہ رومی بادشاہ رشیس قیصر کے ظلم کی وجہ سے مسیحی اصحاب کہف ایک پہاڑ کے غار میں چھپ گئے تھے۔ اور غار کا منہ بڑے بڑے پتھروں سے بند کر دیا گیا تھا۔ مسیحی اصحاب کہف کے تحفظ کی خاطر اللہ نے ایک معجزہ کیا تھا۔ چنانچہ اللہ صاحب فرماتے ہیں۔

"کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ غار والے اور پہاڑ والے ہماری عجائبات میں سے کچھ تعجب کی چیز تھے۔ وہ وقت قابلِ ذکر ہے جب کہ ان نوجوانوں نے اس غار میں جا کر پناہ لی پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنے پاس سے رحمت کا سامان عطا فرمایئے اور ہمارے لئے اس کام میں درستی کا سامان مہیا کر

دیکھئے۔ سو ہم نے اس غار میں اُن کے کانوں پر سالہا سال تک نیند کا پردہ ڈال دیا" (سورہ کہف ۹ تا ۱۱)

"اور اے مخالف تو اُن کو جاگتا ہُوا خیال کرتا حالانکہ وہ سوتے تھے۔ اور ہم اُن کو کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف کروٹ دے دیتے تھے۔ اور اُن کا کُتّا دہلیز پر اپنے دونوں بازو پھیلائے ہُوتے تھا۔" (سورہ کہف ۱۸)

"بعض لوگ تو کہیں گے کہ وہ تین ہیں۔ چوتھا اُن کا کُتّا ہے۔ اور بعض کہیں گے کہ پانچ ہیں چھٹا اُن کا کُتّا ہے۔ اور یہ لوگ بے تحقیق بات ہانک رہے ہیں بعض کہیں گے کہ وہ سات ہیں۔ آٹھواں اُن کا کُتّا ہے" (سورہ کہف ۲۲)

"اور اصحابِ کہف اپنے غار میں تین سو برس تک رہے اور نو برس اوپر اور رہے" (سورہ کہف ۲۵)

شہادتُ القرآن ۔ خداوند یسُوع مسیح نے اپنی تین سالہ زمینی خدمت کے انجیلی مشن کی عظمت، مقبولیت اور صداقت کے ثبوت میں اپنے معجزانہ عالیشان کاموں کو اور اپنے زندہ خدا باپ کو گواہ ٹھہرایا تھا فرمایا:۔

"کیونکہ جو کام باپ نے مجھے پورا کرنے کو دیئے یعنی یہی کام جو مَیں کرتا ہُوں وہ میرے گواہ ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے اور باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسی نے میری گواہی دی ہے .... تم

کتابِ مُقدّس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے" (یُوحنا ۵: ۳۶، ۳۷۔ ۳۹)

تاہم مُسلم دوستوں کی راہنمائی کی خاطر اُنکی مذہبی کتاب سے بھی خداوند یسُوع مسیح کے مقرر کردہ افضل مُرسلین کی صداقت کے متعلق ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے کیونکہ خداوند یسُوع مسیح کے رسُول جن کے وسیلہ ساری دُنیا اور اقوام عالم کو نجات کی خوشخبری اور ہمیشہ کی زندگی کا پیغام سنایا گیا اُن رسُولوں کے لئے سورۃ یٰسٓ کی ۱۳ تا ۲۱ آیات میں مُرسَلُونَ کا لفظ چار دفعہ استعمال کیا گیا ہے بمعنی رُسل۔

ا۔ جناب مولٰنا اشرف علی صاحب تھانوی مترجم قرآن مجید نے سورۃ یٰسٓ کی ۱۳ تا ۲۱ آیات کا جو ترجمہ کیا ہے وُہ ملاحظہ فرمائیں:۔

"اور آپ اُنکے سامنے ایک قصہ یعنی ایک بستی والوں کا قصّہ اسوقت بیان کیجئے جبکہ اُس بستی میں کئی رسُول آئے یعنی جبکہ ہم نے اُن کے پاس دو کو بھیجا۔ سو اُن لوگوں نے دونوں کو جھُوٹا بتلایا۔ پھر تیسرے رسُول سے تائید کی۔ سو اُن تینوں نے کہا ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ تم ہماری طرح محض معمولی آدمی ہو۔ اور خدائے رحمٰن نے تو کوئی چیز نازل نہیں کی۔ تم نرے جھُوٹ بولتے ہو۔ اُن رسُولوں نے کہا ہمارا پروردگار علیم ہے۔ کہ بیشک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔ اور ہمارا ذمّہ تو صرف واضح طور پر حکم کا پہنچا دینا تھا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم

تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم پتھروں سے تمہارا کام تمام کر دینگے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔ اُن رسُولوں نے کہا کہ تمہاری نحُوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہُوئی ہے۔ کیا اس کو نحُوست سمجھتے ہو کہ تمکو نصیحت کی جائے۔ بلکہ تم تو اُسے نکل جانے والے لوگ ہو۔ اور ایک شخص اس شہر کے کسی دُور مقام سے دوڑتا ہُوا آیا اور کہنے لگا اسے میری قوم اُن رسُولوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے۔ اور وہ خود راہِ راست پر بھی ہیں۔

اِن مذکورہ آیات کے حاشیہ میں مولٰنا اشرف علی صاحب نے یوں لکھا ہے کہ

"یہ شہر تھا انطاکیہ۔ حضرت عیسٰےؑ علیہ السلام کے دو۲ یار وہاں پہنچے۔ شہر والوں نے ٹال دیا۔ پھر تیسری بار پہنچے یہ تیسرے بڑے یار تھے۔

حسینئے میں لکھا ہے کہ جب وہ نبی شہر کے قریب پہنچے تو ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ بکریاں چراتا ہے۔ اُسکو سلام کیا۔ اُس نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو۔ بولے حضرت عیسٰےؑ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں۔ خلق کو ضلالت کے چنگل سے منزل ہدایت کی راہ پر ہم لاتے ہیں۔ بڈھا آدمی بولا کہ اپنا دعویٰ اُسکے سچ ہونے پر کوئی دلیل بھی رکھتے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم بیماروں کو اچھا کر دیتے ہیں۔ سفید داغ والے اور مادر زاد اندھے کو حالتِ صحت پر پھیر لاتے ہیں۔ بڈھا بولا کہ دن گذر گئے۔ بیٹا میرا بیمار ہے اور طبیب اُس کے علاج سے عاجز ہیں۔ اگر تم اُس کے درد کی دوا کرو تو میں

تمہارے خُدا پر ایمان لاؤں۔ اُنہوں نے اُس بیمار کے سرہانے آکر دُعا کی۔ بیمار نے صحتِ کامل پائی۔"

۲۔ حضرت شاہ رفیع الدّین صاحب محدث دہلوی مترجم قرآن مجید نے سورۃ یٰسٓ کی مذکورہ ۱۳ تا ۲۱ آیات کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:۔

"یہ شہر تھا انطاکیہ۔ حضرت عیسٰےؑ کے دو۲ یار وہاں پہنچے۔ شہر والوں نے ٹال دیئے پھر تیسرے یار بھی پہنچے یہ تیسرے بڑے یار تھے۔"

۳۔ مولانا محمد علی صاحب احمدی مترجم قرآن مجید نے بھی سورۃ یٰسٓ کی مذکورہ بالا آیات کے حاشیہ میں لکھا ہے:۔

"اس قریہ کے مفسرین نے مُراد انطاکیہ لیا ہے اور یہی حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے۔ اور مُرسَلُوْنَ سے مُراد مفسرین نے حضرت عیسٰےؑ علیہ السلام کے حواری لئے ہیں اور بعض کے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کے رسُول تھے جو حضرت عیسٰےؑ کی تائید کے لئے بھیجے گئے اور کہتے ہیں وہ عیسٰےؑ کی شریعت کی پیروی کرنے والے تھے.. .... مُرسَلُوْنَ سے مراد حضرت عیسٰےؑ کے بھیجے ہوئے ہوں گے اور اُن پر لفظ رسُول بطور مجاز بولا گیا۔"

قارئین! آپ نے غور کیا کہ قرآن مجید کے عالم فاضل مترجمین اور مفسرین نے اس بات کو تسلیم کیا کہ خداوند عیسٰےؑ المسیح کے حواری

CS CamScanner

برحق معجز نما رسُول تھے۔ کیونکہ اُن سب کو رُوح القُدس کے
تحریک کے سبب الہامِ الٰہی اور وحی آسمانی کی مکمل تائید حاصل تھی۔
لکھا ہے کہ عیسےٰ کے حواریوں پر وحی نازل ہوئی۔ (المائدہ ۱۱۱)
انجیل میں نُور و ہدایت موجود ہے (المائدہ ۴۶) قرآن مجید سابقہ
کتابوں کا مصدّق و محافظ ہے (المائدہ ۴۸) اِس لئے مسلم دوستوں
کو چاہیئے کہ وہ از رُوئے قرآن مجید اور از روئے انجیلِ مُقدس
خداوند یسُوع مسیح کے مقرر کردہ رسُولوں کو برحق مُرسلین اللہ تسلیم
کریں اور اُن کی رُوح القدس کی تحریک سے قلمبند کردہ انجیلِ مُقدس
پر ایمان لائیں کہ وہ خداوند کی کتاب ہے۔ اور اُس میں گنہگاروں
کے لیئے زندہ خُدا کی طرف سے راہِ نجات موجُود ہے۔ خداوند یسُوع
مسیح کا الٰہی فرمانِ حق یہ ہے۔

”راہ اور حق اور زندگی مَیں ہُوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر
(خدا) باپ کے پاس نہیں آتا“ (یُوحنا ۱۴: ۶)

مزید معلومات کے لئے
دوستانہ رُوح میں خط وکتابت کریں

پادری برکت اے خان رُکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ڈائوسیس کونسل وارڈ نمبر ۶ سیالکوٹ ۲

بار سوم ۱۹۸۵ زمزمہ پریس سیالکوٹ

CamScanner